© rasailojaraid.com

عظیم محسن بے پناہ مشفق اور مخلص دعاگو

از مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ، نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ علیہ کے احسانات اور شفقت آمیز محبتوں کا جو تعلق میرے ساتھ رہا ہے شاید ہی کسی اور کے حصہ میں یہ سعادت آئی ہو، الفاظ میری اس قلبی کیفیت کو احاطہ تحریر میں لانے سے قاصر ہیں تاہم مندرجہ ذیل واقعات سے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ حضرت شیخ الحدیث کا میرے والد (حضرت مفتی محمد حسن رحمہ اللہ علیہ) بانی جامعہ اشرفیہ لاہور سے جو محبت کا تعلق تھا وہ کسی سے مخفی نہیں، حضرت شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ کے سالانہ اجتماعات میں پابندی سے تشریف لاتے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت والد صاحبؒ، حضرۃ شیخ الحدیث کا درس اور وعظ خصوصیت کے ساتھ اس وقت کرواتے جب علماء، طلباء اور عوام کا جم غفیر ہوتا۔ آپ کے مواعظ اہل لاہور کے دل و دماغ میں آج بھی گونج رہے ہیں اور اکثر باتوں کا خصوصیت سے ذکر کرتے ہیں جو کہ

ع از دل خیزد بر دل ریزد

کا مصداق ہیں۔

۲۔ میرے لیے یہ بات انتہائی سعادت مندی اور ذخیرۂ آخرت سے کم نہیں کہ اس شہر لاہور میں حضرت اپنے متوسلین اور مریدین جن میں سینکڑوں علماء، مشائخ، تاجر، صنعت کار بھی شامل ہیں کہ اصرار کے باوجود آرام دہ رہائش گاہیں چھوڑ کر جامعہ اشرفیہ سائیکل مارکیٹ، نیلا گنبد کی تنگ و تاریک جگہ پر ایسے خوشی سے تشریف لاتے جیسے انہیں کوئی بہت بڑا محل مل گیا ہو۔ دوسرے مدارس اور جامعات سے بھی اس کو ترجیح دیتے۔ مجھے کئی دفعہ اس بات کا شدید احساس ہوتا کہ میرے پاس حضرت کو سہولت پہنچانے کے لیے وسائل نہیں ہیں۔ طلبہ کے ازدحام اور شور و شغب کے باوجود حضرت نے اپنے تمام احباب پر احقر کو ترجیح دے کر محبت سے نوازا۔

۳۔ حضرت احقر کے ہر دکھ درد میں احسان فرماتے اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ صبر و ثابت قدمی کی تلقین سے نوازتے، میرے بھائی مولانا عبدالرحیمؒ کا جب انتقال ہوا تو حضرت مع صاحبزدگان کے جامعہ اشرفیہ میں تشریف لاتے، جس انداز سے اور جن کلمات سے صبر کی تلقین فرمائی اور جس انداز سے سرپرستی فرمائی وہ آج بھی نظروں کے سامنے ہے۔

۴۔ پشاور کے لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں آنکھوں کے اپریشن کے سلسلے میں فیملی وارڈ میں صاحبزدگان کے ساتھ تشریف فرما تھے احقر حاضر خدمت ہوا۔ حضرت نے محبت کے ساتھ اسی وقت ضیافت کا ایسا اہتمام فرمایا کہ احقر کو انتہائی ندامت ہوئی کہ ہسپتال کے اندر حضرت کس قدر احقر سے محبت فرما رہے ہیں۔ حضرت نے احقر کو رات اپنے ساتھ ہی رکھا۔ اس بیماری کے عالم میں احقر کو جو دعائیں دیں وہ میرے لیے دونوں جہان کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے۔

۵۔ اس کے بعد نوشہرہ کے سی ایم ایچ میں بھی حاضری ہوئی تو حضرت نے ایسی ہی شفقت کا معاملہ فرمایا بعد ازاں سی ایم ایچ راولپنڈی میں احقر کی حاضری ہوئی حضرت نے دعاؤں کا جو گلدستہ دیا اس کے الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔

۶۔ حضرت لاہور میں علاج کے سلسلے میں بارہا تشریف لاتے بڑے بڑے ڈاکٹروں کو جب فون پر اطلاع کی جاتی تو بڑی عقیدت، محبت اور توجہ کے ساتھ حضرت کی خدمت میں حاضری دیتے۔ بڑے بڑے ڈاکٹر حضرت کو گاڑی تک لینے اور چھوڑنے آتے۔ پھر اس بات کا بارہا اظہار کرتے کہ تھوڑا سا وقت چائے یا کھانے کے لیے ہمیں عنایت فرما دیں۔

۷۔ دارالعلوم حقانیہ اور اکوڑہ خٹک میں حضرت کے گھر کثرت کے ساتھ حاضری ہوتی، حضرتؒ احقر کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے اپنے پلنگ پر لٹاتے اور ہمیشہ باہر دروازے تک چھوڑنے کے لیے تشریف لاتے۔ رخصت کے وقت جو دعا میسر آتی، ہائے صد افسوس کہ اب وہ ہم سے چھن گئی۔

۸۔ یہ بات میں انتہائی خوشی اور فخر سے تحریر کر رہا ہوں کہ حضرتؒ نے اپنی اس بوسیدہ بیٹھک کے ساتھ جہاں میرا قیام ہوتا تھا خاص طور پر ایک غسل خانہ (لیٹرین) بنوایا اور فرمایا مولوی فضل الرحیم یہاں آتے ہیں انہیں بیت الخلاء کے لیے دور جانے کی تکلیف ہوتی ہے دور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جانا پڑتا ہے یہ ان کی سہولت کے لیے بنایا ہے۔ جب میری حاضری ہوتی تو حضرت نے فرمایا یہ غسل خانہ میں نے تمہارے لیے بنوایا ہے تاکہ تمہیں سہولت رہے۔ ایسے شفقت کرنے والے آپ کہاں سے لائیں گے۔

۹۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت کی شفقت کا سلسلہ اس وقت سے ہے جب حضرت والد صاحبؒ کے وقت جامعہ اشرفیہ میں تشریف لاتے تھے مگر اس شفقت کو چار چاند لگانے میں میرے برادر عزیز صاحبزادہ مولانا انوار الحق صاحب کا خصوصی ہاتھ ہے۔ موصوف اور راقم الحروف ۶۵۔۱۹۶۴ء میں دو سال جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں اکٹھے رہے، موصوف کی وجہ سے مجھے اکوڑہ خٹک اور پشاور پہلی دفعہ جانے کا اتفاق ہوا۔ حضرت کے پاس پہنچتے ہی ایسا محسوس ہوا کہ میری ان دعاؤں کا ذریعہ جو حضرت والد صاحب کے دنیا سے جانے سے منقطع ہو گیا تھا اللہ تعالےٰ نے مجھے عطا کر دیا ہے۔

۱۰۔ حضرت کی خدمت میں آخری حاضری حیات ٹیچنگ ہسپتال پشاور میں ہوئی، کیا خبر تھی کہ یہ شفقت کا نمونہ اپنی حیات کے آخری دور میں ہے اور بہت جلد ہم سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو رہا ہے۔

قارئین کرام! آپ اندازہ لگائیں اس شخص کی قلبی کیفیت کا جس کو اپنا طویل زمانہ مجالست کا، دعائیں لینے کا ملا ہوا ہو اور وہ اپنے دین و دنیا کی ہر نقل و حرکت میں ان دعاؤں سے بدیہی طور پر مشاہدہ کر رہا ہو وہ آج اپنے آپ کو حضرت شیخ الحدیثؒ کی وفات کے بعد کتنا محروم، بے کس اور بے سہارا سمجھ رہا ہوگا۔

بس اب ایک امید اور ایک اچھی آرزو سہارا دیتی ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ ان آنکھوں نے اپنے بزرگوں کو دیکھ لیا ہے یقین کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے طفیل احقر کو قبر اور میدان محشر میں رسوائی سے بچائیں گے اس تہی دست کے پاس اگر کوئی سہارا ہے تو انہی حضرات کی دعاؤں کا ہے۔

آخر میں قارئین کرام کو مختلف مقاصد کے حصول کے لیے اذکار و وظائف کا وہ تحفہ پیش کرتا ہوں جو حضرت شیخؒ نے احقر کو پڑھنے کے لیے بتلائے اور خود اپنا برسہا برس کا معمول رہا۔ مجھے یقین کامل ہے کہ پختہ عزم کے ساتھ صبح و شام پڑھنے والے سعادت دارین سے مستفید ہوں گے۔

۱۔ برائے دفع شر دشمنان و فراخی رزق و ازالۂ خوف و حصول ملازمت وغیرہ۔

فجر و مغرب کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ قریش ہر دفعہ بسم اللہ سمیت۔

۲۔ برائے برکت کاروبار۔

فجر و عشاء کے بعد گیارہ دفعہ درود شریف، گیارہ دفعہ یا مغنی آخر میں پھر گیارہ دفعہ درود شریف۔

۳۔ برائے صحت و عافیت از جملہ امراض فجر کی دو سنت اور فرض کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ رب العٰلمین تا ولا الضالین اکتالیس بار یاد رہے کہ الرحیم کے میم کو الحمد کے لام کے ساتھ ملا کر پڑھنا ہے۔

۴۔ برائے ازالہ ہر قسم کی پریشانی اور حصول اطمینان قلب و مقاصد دنیوی و اُخروی۔

فجر و مغرب کے بعد تین سو تیرہ مرتبہ "یاحیّ یا قیّوم برحمتک استغیث" اوّل و آخر درود شریف۔

۵۔ برائے حل مشکلات و دفع آفات و بلیات۔

فجر و مغرب کے بعد ۲۱۶ دفعہ الجبار پڑھیں۔

خداوند کریم ہمیں حضرت کے بتاتے ہوئے طریقوں اور نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العٰلمین۔

بقیہ : باتیں ان کی یاد رہیں گی

دروازے کے سامنے ہے جہاں صبح و شام تلاوت قرآن پاک ہو رہی ہے۔ سبحان اللہ

حضرتؒ کو دارالعلوم سے بے حد لگاؤ اور خدمت کے لیے زندگی وقف تھی، میں نے اکثر غور کیا کہ حضرتؒ اسباق پڑھانے کے علاوہ دفتر میں انتہائی ضبط کے ساتھ یوں تشریف لاتے جیسے ایک ملازم اور پھر معمولات دفتری امور کے انتہائی منظم، ایک ایک رسید پر خود دستخط فرماتے۔ ناظم صاحب (مولانا سلطان محمود صاحبؒ) حضرتؒ سے تمام امور پر ہدایات لیتے۔ جو حضرتؒ بڑی ہی توجہ سے سننے کے بعد فرماتے۔

میرے حضرتؒ نے جس قدر خلوص نیت اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے خدمت دین کی اسی قدر اللہ پاک نے بھی نوازا۔ آپ کے بعد دارالعلوم پہلے سے بھی زیادہ ماشاء اللہ فعّال اور ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ یہی نہیں حضرتؒ کی کامیابی کا ثمرہ اللہ پاک نے ہمیں اس دنیا میں ہی ظاہر فرما دیا کہ آپؒ کی اولاد پوری طرح سے دارالعلوم کے علاوہ حضرتؒ کی زندگی کے تمام معمولات پر قائم ہیں اور اس پر کار چل رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دلی دعا اور آرزو ہے وہ محض اپنے فضل و کرم سے اس مرکز کو قیامت کی صبح تک خدمت دین کے لیے آباد رکھے اور ہمارے حضرت کی اولاد کو نسلاً بعد نسل خدمت دین کی توفیق عطا فرمائیں اور ہمارے حضرتؒ کے درجات کو بلند سے بلند فرمائیں۔

آمین یارب العٰلمین

© rasailojaraid.com